بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..........

اداریہ

نکاح کی گرہ (عقدۃ النکاح) کس کے ہاتھ میں ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین کے احکام کے بیان میں کہیں تفصیل اور کہیں اجمال سے کام لیا ہے اور اجمال کی تفصیل وتفسیر کو اپنے نبی ﷺ پر چھوڑ دیا ہے.....ان دنوں یہ بحث عام ہے کہ نکاح کی گرہ کس کے ہاتھ میں ہے؟ اس سلسلہ میں ائمہ سلف کے اقوال حسب ذیل ہیں.....ائمہ اربعہ میں سے امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے.....شوہر جب تک اس گرہ کو نہ کھولے عورت آزاد نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے، تو آزاد ہے یا، جا میں نے تجھے آزاد کیا تو اس سے طلاق واقع ہوکر بیوی شوہر کی قید سے آزاد ہوجاتی ہے.....علامہ ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں تین قول بیان کئے ہیں.....ایک تو یہ کہ فقہاء صحابہ میں سے حضرت علی حضرت ربیع ابن انس، حضرت عبداللہ ابن عباس؛ حضرت ابن شبرمہ، حضرت جابر بن زید، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت سعید ابن المسیب، حضرت محمد بن کعب القرظی اور فقہاء ائمہ اربعہ میں سے حضرت امام ابوحنیفہ، امام شافعی حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ اجمعین کے نزدیک نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں ہے.....جبکہ حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت علقمہ، حضرت طاؤس امام شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کا قول ہے کہ اس سے مراد ولی (بچی کا باپ یا سرپرست) ہے.....

احادیث مبارکہ میں نکاح کی گرہ کے حوالہ سے درج ذیل احادیث مبارکہ قابل توجہ ہیں.....

۱.....حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ شوہر ہے.....(بحوالہ امام جلال الدین سیوطی)

۲.....حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابوعبید) ☆☆☆

ہے وہ شوہر ہے...... (دارقطنی ...... سنن بیہقی)

۳...... محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ شوہر ہے (مصنف ابن ابی شیبہ)

مندرجہ بالا اقوال و آثار کی روشنی میں ہمارا خیال یہ ہے کہ نکاح کی گرہ نکاح سے پہلے ولی (سرپرست) کے پاس تھی اور نکاح کا اختیار اسے حاصل تھا نیز خود بالغہ بچی کو بھی نکاح کا معاملہ رد یا قبول کرنے کا اختیار تھا لیکن نکاح ہو جانے کے بعد اب ان دونوں کے پاس یہ اختیار نہیں رہتا کہ جب چاہیں اس نکاح کو ازخود ختم کر لیں، بلکہ جس سے نکاح ہوا ہے اس سے طلب طلاق یا خلع ہی نکاح کے تعلق کے ختم ہونے یا نکاح کے فسخ ہونے کا راستہ پیدا کر سکتا ہے......شوہر اگر طلاق نہ دے تو اسے جبراً اس پر مجبور کرنے کا کوئی قاعدہ ضابطہ نہیں بنایا جا سکتا صرف متبادل صورت اختیار کی جا سکتی ہے اور وہ قاضی شرع کی عدالت میں پیش ہو کر فسخ نکاح کا مطالبہ ہے...... اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک سفارش تیار کی ہے جس کے مندرجات جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ان سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ نکاح کی گرہ کھولنے کا کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے......

اخبارات کے مطابق کونسل کے ۱۷۱ ویں اجلاس میں یہ طے پایا کہ بیوی اگر تحریری طور پر طلاق کا مطالبہ کرے تو شوہر نوے دن کے اندر طلاق دینے کا پابند ہوگا اور مدت گزر جانے کے بعد نکاح فسخ قرار پائے گا...... کونسل نے نکاح فارم میں کچھ تبدیلیوں کی منظوری دیتے ہوئے نکاح نامے کی طرح طلاق نامہ بھی تجویز کیا ہے جس کے مطابق ملک میں نکاح کی طرح طلاق کی رجسٹریشن کرانے کی سفارش کی گئی ہے......

طلاق کی رجسٹریشن کرانے کی بات کسی حد تک قابل قبول ہو سکتی ہے، مگر اس کا یہ مطلب لینا کہ اگر طلاق رجسٹر نہ کرائی تو وہ طلاق متصور ہی نہ ہوگی یا شرعاً وہ طلاق واقع ہی نہ ہوگی یہ درست نہیں...... اس لئے کہ نکاح بھی اگر رجسٹر میں درج نہ کرایا جائے یا نکاح نامہ نہ پر کیا جائے تو نکاح تو جب بھی ہو جاتا ہے اور اس کے جو بنیادی ارکان ہیں صرف ان کی تکمیل شرط ہے

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

......نکاح نامہ اور نکاح رجسٹر محض ایک قانونی ضرورت ہے...... تا کہ نکاح ثابت کیا جا سکے ......اسی طرح اگر طلاق کی رجسٹریشن ثبوت شرعی کے طور پر نہیں بلکہ عدالتی ضرورت کی خاطر ہو تو کوئی حرج نہیں ویسے بھی لوگ عدالتوں میں جب طلاق کے مقدمات لے جاتے ہیں تو تحریری طلاق کی صورت بنا کر ایک زمانہ سے پیش کرتے چلے آرہے ہیں ...... ہاں البتہ الذی بیدہ عقدۃ النکاح کا غلط مفہوم مراد لے کر اگر ایسا قانون بنانے کی سفارش کی جائے کہ جس سے طلاق کا اختیار شوہر کی بجائے بیوی کو منتقل کرنا مقصود ہو یا بیوی کے والد یا سرپرست کو تو یہ اعتداء علی اصول الدین ہوگا...... نیز یہ کہنا کہ اگر طلاق کے مطالبہ پر شوہر طلاق نہ دے تو نوے دن کے اندر ازخود نکاح فسخ ہو جائے گا یہ اجتہادِ مردود قرار پائے گا ......اسی طرح کسی بھی سرکاری دفتر یا افسر کو یہ اختیار دینا کہ وہ رجسٹرڈ ہونے کے لئے آنے والے طلاق نامہ کو چاہے تو قبول کرے اور چاہے مسترد کر دے یا جب تک طلاق اس دفتر میں تین ماہ پورے نہ کر لے وہ طلاق ہی شمار نہ ہوگی یہ سب باتیں مغربی قوانین سے متاثر ہونے والوں کی ذہنی اختراعات ہیں اور مغربی قوانین وہاں کے خاص ماحول اور ضرورت کے تحت بنے ہیں جبکہ یہاں قوم رسول ہاشمی اکثریت میں ہے تو قوانین بھی رسول ہاشمی ﷺ کے فرمودات وہدایات کے مطابق بننے چاہئیں ......علماء وعوام اگر کسی غیر شرعی امر پر بے چین ہو کر احتجاج کر رہے ہیں تو یہ ان کا حق ہے......

اپنے پیاروں کو عالم بناؤ...... اپنا پیارا ملک بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی...... دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے...... دنیاوی علم محض وسیلہ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے...... عالم بنئے...... جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے۔

تحریکِ فروغ علم

☆امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆